سوال

(42) جادو واقعی حقیقت ہے؟ رسول اللہ ﷺ پر جادہ کا اثر ہوا تھا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

متعدد احادیث کے مطابق مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ہوگیا تھا۔ اگر ان احادیث کو قبول کرلیا جائے تو پھر آیت ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ... ﴿٦٧﴾... سورة المائدة

میں حفاظت کا وعدہ کیا ہوا؟ علاوہ ازیں ان احادیث کو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو اس سے منصبِ رسالت کی توہین لازم آتی ہے اور شریعت کے جملہ احکام پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے اور پھر یہ بھی خارج ازامکان نہیں ہوتا کہ کوئی آیت ذہن سے اتر گئی ہو یا کسی خود ساختہ کلام کو کلام الٰہی فرض کرلیا گیا ہو اور پش کردہ شرعی قانون اللہ تعالیٰ کا فرمودہ نہ ہو۔ بلکہ سحر کی فسوں کاری کا کرشمہ ہو۔ یہ وہ خدشات ہیں جن کی بنیاد پر دورِ قدیم کے عقل گزیدہ معتزلہ اور عصرِ حاضر کے منکرین حدیث کہتے ہیں کہ احادیث قرآن سے متصادم ہیں۔ قرآن میں کفار یہ الزام بیان کیا گیا ہے کہ نبی ایک سحر زدہ آدمی ہے۔ ﴿يَقُولُ ٱلظَّـٰلِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا﴾ مگر جادو والی احادیث اس الزام کی تصدیق کرتی ہیں کہ واقعی رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ہوگیا تھا۔ ازراہ مہربانی اس سوال کا کافی اور شافی جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک ان احادیث صحیحہ کی کثرت اور تاریک حیثیت کا تعلق ہے اور رسول اللہ ﷺ پر سحر کا اثر ہونے کا واقعہ ہے تو یہ واقعہ قطعی طور پر ثابت ہے۔ مگر ان نازک علمی سوال کا جواب رقم کرنے سے پہلے جادو کی حقیقت پر گفتگو نامناسب نہ ہوگی، اس لیے پہلے جادو کی تعریف اور متاثر ہونے نہ ہونے پر گفتگو کرنا چاہوں گا۔

۱: جادو کی تعریف : جادو کو عربی میں ''السحر'' کہا جاتا ہے۔ القاموس الوسیط میں سحر کے ذیل میں اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے :

السحر کل امر یخفی سببہ ویتخیل علی غیر حقیقتہ ویجری مجری التمویہ والخداع۔ (القاموس الوسیط، ج ۱، ص ۴۱۹)

۲۔ ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی ذرائع سے مدد لی جائے جس کا ماخذ انتہائی لطیف ودقیق ہو۔ جادو، ٹوٹکا، نظر بندی (کسی چیز کا خلافِ حقیقت نظر آنا) (۳) دھوکہ، ملمع سازی، (۴) دل کشی، سحر انگیزی اس کی جمع اسحار اور سحور ہیں۔ (القاموس الوحید، ص: ۷۵۰)

۳۔۔۔۔ المنجد میں ہے سَحَرَ یَسْحَرُ سَحْراً۔ السحر مصدر ہے۔ وہ چیز جس کا ماخذ لطیف وباریک ہو۔ جھوٹ کو سچ بنا کر دکھانا، حیلہ بازی، فساد، ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی تقریب

سے مدد لی جائے۔

اسحار و سحور۔ السحر الکلامی کلام کی رنگین بیانی جو دلوں پر گہرا اثر ڈال کر خیالات میں انقلاب پیدا کر دے اور جادو کا اثر دکھائے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۴۷)

عرب کے قدیم شاعر بھ یسحر کا معنی دھوکہ اور ساحر کو دھوکہ باز کہتے ہیں۔ جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے

ان تسئلینا فیما نحن فاننا عصافیر من ھذا الانام المسحر۔ [لسان العرب]

''اگر تو ہم سے پوچھے کہ ہم کس حال میں ہیں تو ہم دھوکہ دی گئی مخلوق کی چڑیا ہیں۔''

امام ابن کثیر سحر کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اِنَّ السِّحرَ فِی اللُّغۃِ عِبَارَۃ عما لَطُفَ وَ خَفِیَ سَبَبُہ۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۴۷)

''سحر یعنی جادو ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بہت لطیف اور باریک ہو اور ظاہر میں انسان کی نگاہوں سے اس کے اسباب پوشیدہ ہوں۔''

جادو ایک حقیقت ہے:

۱۔۔۔۔ ابو عبداللہ القرطبیؒ فرماتے ہیں:

عندنا ان السحر حق ولہ حقیقۃ یخلق اللہ عندہ مایشاء خلافا للمعتزلہ۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ا ص ۱۴۷)

جادو حق ہے اور وہ ایک حقیقت ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ جب اللہ کو منظور ہوتا ہے وہ جادو کے وقت جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے۔ گو معتزلہ اور ابو اسحاق الاسفرائینی اس کے قائل نہیں۔

۲۔ الشیخ ابو مظہر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ فرماتے ہیں:

اجمعوا علی ان السحر لہ حقیقۃ الا ابا حنیفۃ۔ (ابن کثیر ج ۱، ص ۱۴۴)

''علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ جادو کی حقیقت ہے لیکن ابو حنیفہؒ اس کے قائل نہیں۔''

۳۔۔۔۔ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

حَکَی أَبُو عَبدِ اللّٰہِ الرَّازِيُّ فِي تَفْسِیرِہِ «3» عَنِ الْمُعْتَزِلَۃِ أَنَّھُمْ أَنْکَرُوا وُجُودَ السِّحرِ، قَالَ: وَرُبَّمَا کَفَّرُوا مَنِ اعْتَقَدَ وُجُودَہُ، قَالَ: وَأَمَّا أَھْلُ السُّنَّۃِ فَقَدْ جَوَّزُوا أَنْ یَقْدِرَ السَّاحِرُ أَنْ یَطِیرَ فِي الْھَوَاءِ وَیَقْلِبَ الْإِنْسَانَ حِمَارًا، وَالْحِمَارَ إِنْسَانًا إِلَّا أَنَّھُمْ قَالُوا: إن اللہ یخلق الأشیاء عندما یقول الساحر تلک الرقی۔ (المنجد، س، ح، ر، ص: ۴۶۰)

معتزلہ جادو کے وجود کے قائل نہیں بلکہ ان سے بعض لوگ بعض دفعہ اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ جو شخص جادو کا وجود مانتا ہے اس کو کافر کہتے ہیں۔ مگر اہل سنت جادو کے وجود کے قائل نہیں یہ مانتے ہیں کہ جادوگر اپنے جادو کے زور سے ہوا پر اڑ سکتے ہیں۔ اور انسان کو بظاہر گدھا اور گدھے کو بظاہر انسان بنا ڈالتے ہیں۔ مگر کلمات اور منتر کے وقت ان ساری چیزوں کو پیدا کرنے والا اللہ تعالی ہے۔ آسمان اور تاروں کو اہل سنت موثر نہیں مانتے۔

۴۔۔۔۔الشیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی قرآن کی آیت مَا یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ کے تحت لکھتے ہیں :

وفی ھذا دلیل علی ان السحر لہ حقیقۃ وانہ یفسر باذن اللہ ای بارادۃ اللہ۔ (یسیر الکریم الرحمن، ج ۱، ص ۵۷)

کہ یہ آیت دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور جادو اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ہی نقصان پہنچاتا ہے بذاتِ خود نہیں۔ (تفسیر الکریم الرحمن، ج ۴)

۵۔۔۔۔امام نووی فرماتے ہیں :

والصحیح ان لہ حقیقۃ وبہ قطع الجمھور وعلیہ عامۃ العلماء ویدل علی الکتاب والسنۃ الصحیحۃ المشھورۃ۔ (شرح مسلم)

''صحیح یہ ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے۔جمہور کا یہی فیصلہ ہے۔ عام علمائے اسلام اس کے قائل ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔

۶۔۔۔۔امام شوکانی رقم طراز ہیں :

مذھب اھل السنۃ وجمھور علماء الامۃ اثبات السحر وان لہ حقیقۃ کحقیقۃ غیرہ من الاشیاء خلافا من انکر ذالک۔۔۔۔وقد ذکر اللہ تعالیٰ فی کتابہ۔ (نیل الاوطار، ج ۷، باب ما جاء فی حد الساحر، ص ۱۸۸)

''اہل سنت اور جمہور علمائے امت کے مذہب کے مطابق جادو کا اثبات ہے اور جس طرح دوسری اشیاء کی حقیقت ہے، اسی طرح جادو کی حقیقت بھی مسلم ہے۔ ''

۷۔۔۔۔قاضی علی بن ابی العز فرماتے ہیں :

قد تنازع العلماء فی حقیقۃ السحر وانواعہ والاکثرون یقولون انہ قد یوثر فی موت المسحور ومرضہ من غیر وصول شئی ظاھر الیہ۔ (شرح عقیدہ طحاویۃ : ص ۶۴۷)

''جادو اور اس کی اقسام علماء کے ہاں متنازعہ فیہ ہیں تاہم اکثر علمائے اسلام کہتے ہیں کہ کبھی کبھار جادو مسحور (سحر زدہ) کی موت اور اس کی مرض کا باعث بن جاتا ہے بغیر کسی ظاہر چیز کے جو اس تک پہنچ جاتی ہے۔ ''

جادو اور قرآن :

۱۔۔۔قرآن مجید کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جادو کا عمل حضرت ابراہیمؑ سے بھی پہلے حضرت صالحؑ کے عہد میں بھی جاری تھا۔ جیسا کہ سورۃ الشعراء میں ہے کہ حضرت صالح کی تبلیغ کے جواب میں قوم نے کہا :

قالوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ المُسَحَّرينَ ١٥٣ ... سورة الشعراء

''کہنے لگے تم پر تو کسی نے جادو کیا ہے۔ ''

۲۔۔۔ قالَ أَلقوا ۖ فَلَمّا أَلقَوا سَحَروا أَعيُنَ النّاسِ وَاستَرهَبوهُم وَجاءو بِسِحرٍ عَظيمٍ ١١٦ ... سورة الاعراف

''(حضرت موسیٰؑ) نے کہا تم ڈالو۔ پس جب (جادوگروں نے) ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کر دی اور انہیں ڈرا دیا اور ایک طرح کا بڑا جادو لائے۔ ''

۳۔۔۔ قالَ أَجِئتَنا لِتُخرِجَنا مِن أَرضِنا بِسِحرِكَ يا موسىٰ ٥٧ ... سورة طه

’’فرعون نے کہا : اے موسیٰ! کیا تو ہمیں اپنے جادو سے ہمارے ملک سے نکالنے کے لیے آیا ہے ۔‘‘

۴۔۔۔ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ

’’سو ہم بھی تیرے مقابلہ میں ایک ایسا ہی جادو لائیں گے ۔‘‘

۵۔۔۔ حضرت سلیمان کے عہد میں جادو کا ثبوت :

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ...۱۰۲ ... سورة البقرة

’’اور سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان کافر نہ تھے ۔ البتہ یہ شیطان کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے ۔‘‘

۶۔۔۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دل پذیر وعظ اور رنگین بیانی کو سحر کے ساتھ تشبیہ دی ہے، فرمایا :

ان من البیان لسحرا۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث : ۵۷۶۷)

قرآن کی آیات کریمہ، صحیح البخاری، اکابر مفسرین، شارحین اور علماء عقائد کی مذکورہ بالا تصریحات سے ثابت ہوا کہ جادو ایک ٹھوس حقیقت ہے ۔ جس کا انکار ہرگز صحیح نہیں، تاہم اس کی تاثیر مشیتِ الٰہی کے ساتھ مشروط ہے بذات خود مؤثر نہیں ۔

سوال ثانی : رہا یہ سوال کہ کیا واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو چل گیا تھا ۔ تو جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کے ذکر پر احادیث صحیحہ کی کثرت، ثبوت اور اس واقعہ کی تاریخی حیثیت کا تعلق ہے تو یہ واقعہ قطعی طور پر ثابت ہے اور بقول مولانا مودودیؒ علی تنقید سے اس کو اگر غلط ثابت کیا جا سکتا ہو تو پھر دنیا کا کوئی تاریخی واقعہ بھی صحیح ثابت نہیں کیا جا سکتا ۔

غرض راقم السطور کے مطالعہ اور تصفح کے مطابق حضرت عائشہ صدوقہ، حضرت زید بن ارقم اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، مسند عبدالرزاق، مسند حمیدی، سنن بیہقی، طبرانی، ابن سعد، ابن مرودیہ، مصنف ابن ابی شیبہ، حاکم، عبد بن حمید وغیرہم محدثین نے اتنی مختلف اور کثیر تعداد سند اسناد نقل فرمائی ہیں کہ کہ اس کا نفس مضمون تواتر کی حد تک پہنچا ہوا ہے ۔

ان کتب احادیث کے علاوہ تفسیر ابن کثیر، ج :۴سورۃ الفلق، ص : ۶۱۲ ۔ تفسیر احسن التفاسیر، جض۷، ص : ۳۳۲۔ تفسیر روح المعانی، ج :۵، ص : ۳۰، ص :۳۲۶، ۳۲۵۔ تیسیر الکریم الرحمٰن، ج : ا ص : ۵۷۔ تفہیم القرآن، ضیاء القرآن، توضیح البیان، ص :۸۴۸ اور شرح العقیدہ الطحاویہ، ص ۶۴۷ وغیرہ میں نہ صرف یہ واقعہ مفصل منقول ہے بلکہ دورِ قدیم وجدید کے معتزلہ اور دور ماضی اور حاضر کے منکرین حدیث کے جملہ اعتراضات باردہ اور خدشات کا شافی، کافی اور مدلل جواب بھی موجود ہے ۔

مولانا مودودی نے اس کی تمام تفصیلات جو فتح الباری شرح صحیح البخاری باب السحر ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر، ج : ۱۰، ص : ۲۲۱ و ۲۲۵ تا ۲۲۸ وباب ھل یستخرج السحر، ج : ۱۰، ص ۲۳۲ میں آئی ہیں ۔ ان کو مجموعی طور پر مرتب کر کے ایک واقعہ کی صورت اچھوتے اسلوب میں بڑی خوبی کے ساتھ یوں پیش فرمایا ہے ۔

صلح حدیبیہ کے بعد جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ واپس لائے ۔ تو محرم ۷ھ میں یہودیوں کا ایک وفد مدینہ آیا اور ایک مشہور جادوگر لبید بن اعصم سے قبیلہ بن زریق سے تعلق رکھتا تھا، کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمارے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ تمہیں معلوم ہے ۔ ہم نے ان پر بہت جادو کرنے کی کوشش کی مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی ۔ اب تمہارے پاس آئے ہیں کیونکہ تم ہم سے بڑے جادوگر ہو اور یہ تین اشرفیاں حاضر ہیں ۔ انہیں قبول کرلو اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایک زور کا جادو کردو ۔ (فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۲۶)

اس زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ایک یہودی لڑکا خدمت گار تھا ۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۶۱۲) اس سے ساز باز کر کے ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنگھی کا ایک ٹکڑا حاصل کرلیا

جس میں آپ کے موئے مبارک تھے۔ انہیں بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر جادو کیا گیا۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ لبید بن اعصم نے خود جادو کیا تھا۔ اور بعض میں یہ ہے کہ اس کی بہنیں اس سے زیادہ جادوگرنیاں تھیں۔ تفسیر احسن التفاسیر میں بہنوں کی بجائے بیٹیوں کا ذکر ہے۔ ج:۷، ص:۳۳۲ بہرحال ان دونوں صورتوں میں جو صورت بھی ہو عمل میں لایا گیا۔

اس جادو کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھ کر لبید نے بنی زریق کے کنوئیں ذروان یا ذی اروان نامی کی تہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا۔ اس کا جادو کا اثر نبی ﷺ پر ہوتے ہوتے ایک سال لگ گیا۔ دوسری ششماہی میں کچھ تغیر مزاج محسوس ہونا شروع ہوا۔ آخر چالیس (فتح الباری، ج۱۰ص۲۲۶) دن سخت اور تین دن زیادہ سخت گزرے مگر اس کا زیادہ اثر جو حضور ﷺ پر ہوا وہ بس یہ تھا کہ آپ گھلتے جا رہے تھے۔ (بیہقی وفتح الباری، ج۱۰، ص۲۲۷) کسی کام کے متعلق خیال فرماتے کہ وہ کر لیا ہے مگر نہیں کیا ہوتا تھا۔ اپنی زواج کے متعلق خیال فرماتے کہ آپ ان کے پاس گئے ہیں مگر نہیں گئے ہوتے تھے۔ (فتح الباری، ج:۱۰ص۲۳۲) اور بعض دفعہ آپ کو اپنی نظر پر شبہ ہوتا تھا کہ کسی کو دیکھا ہے مگر نہیں دیکھا ہوتا تھا۔

یہ تمام اثرات آپ کی ذات تک محدود رہے حتی کہ دوسرے لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ ﷺ پر کیا گزر رہی ہے۔ آپ کے نبی ہونے کی حیثیت سے آپ کے فرائض کے اندر کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔ (فتح الباری، ج۱۰، ص۲۲۷)

کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اس زمانہ میں آپ کوئی آیت بھول گئے ہوں یا کوئی آیت غلط پڑھ ڈالی ہو یا اپنی صحبتوں میں اور اپنے وعظوں اور خطبوں میں آپ کی تعلیمات کے اندر کوئی فرق واقع ہو گیا ہو۔ یا کوئی ایسا کلام آپ نے وحی کی حیثیت سے پیش کر دیا ہو جو فی الواقع نازل نہ ہوا ہو۔ یا کوئی نماز آپ سے چھوٹ گئی ہو اور اس کے متعلق آپ نے سمجھ لیا ہو کہ پڑھ لی ہے مگر نہ پڑھی ہو۔

قال الحافظ یوئد جمیع ما تقدم انہ لم ینقل عنہ فی خبر من الاخبار انہ قال قولا وکان بخلاف ما اخبر بہ۔ (فتح الباری، ج۱۰، ص۲۲۷)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ کسی روایت میں یہ منقول نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے کسی فرمان کے خلاف کوئی بات فرمائی ہو۔

ایسی کوئی بات معاذاللہ پیش آ جاتی تو دھوم مچ جاتی اور پورا ملک عرب اس سے واقف ہو جاتا کہ جس نبی کو کوئی طاقت چت نہ کر سکتی تھی اسے ایک جادوگر نے چت کر دیا۔ لیکن آپ ﷺ کی حیثیت نبوت اس سے بالکل غیر متاثر رہی۔ اور صرف اپنی ذاتی زندگی میں آپ ﷺ اپنے طور پر اسے محسوس کر کے پریشان ہوتے رہے۔ آخر کار ایک روز آپ ﷺ حضرت عائشہ کے ہاں تھے آپ نے بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اسی حالت میں نیند آ گئی یا غنودگی طاری ہو گئی اور پھر بیدار ہو کر آپ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ میں نے جو بات اپنے رب سے پوچھی تھی وہ اس نے مجھے بتا دی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو (فرشتے) دو آدمیوں کی صورت میں میرے پاس آئے۔ ایک سرہانے کی طرف تھا اور دوسرا پائنتی کی طرف۔ ایک نے پوچھا انہیں کیا ہوا؟ دوسرے نے جواب دیا: ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے۔ اس نے پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کنگھی اور بالوں میں ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف کے اندر۔ پوچھا وہ کہاں ہیں؟ جواب دیا بنو زریق کے کنوئیں ذی اروان یا ذروان کی تہ کے پتھر کے نیچے ہے۔ (صحیح البخاری، ج۸، ص۳۰ وفتح الباری، ج۱۰ص۲۳۶) پوچھا اب اس کے لیے کیا کیا جائے؟ جواب دیا کہ کنویں کا پانی سونت لیا جائے۔ پھر پتھر کے نیچے سے اس کو نکالا جائے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے حضرت علی، حضرت عمار بن یاسر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ (قالہ ابن سعد فتح الباری، ج۱۰، ص۲۲۵) ان کے ساتھ جبیر بن عیاض زرقی اور قیس بن محصن زرقی (یعنی بنو زریق کے دو اصحاب) بھی شامل ہو گئے۔ بعد میں خود نبی ﷺ چند اصحاب کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ پانی نکالا گیا اور وہ غلاف برآمد کر لیا گیا۔ اس کنگھی اور بالوں کے ساتھ ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں۔ (اخرجہ البیھقی کذا فی الفتح الباری، ج۱۰، ص۲۲۵) اور موم کا پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ آپ معوذتین پڑھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک گرہ کھولی جاتی اور پہلے سے ایک ایک سوئی نکالی جاتی۔ خاتمہ تک پہنچتے ہی ساری گرہیں کھل گئیں۔ ساری سوئیاں نکل گئیں اور آپ جادو کے اثر سے نکل کر بالکل ایسے ہو گئے جیسے کوئی شخص بندھا ہوا پھر کھل گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے لبید کو بلا کر باز پرس کی۔ اس نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔ کیونکہ اپنی ذات کے لیے آپ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے اس معاملہ کا چرچا کرنے سے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اب میں نہیں چاہتا

کہ کسی کے خلاف لوگوں کو بھڑکاؤں۔ یہ ہے سارا قصہ اس کا جادو کا۔ اس میں کوئی چیز ایسی نہیں، جو آپ کے منصب نبوت میں قادح ہو۔ (تفہیم القرآن، ج٦ تفسیر سورۃ الفلق)

١۔۔۔۔۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اس قصہ پر واردشدہ اعتراضات کے جواب میں لکھتے ہیں:

فظهر بهذا ان السحر انما تسلط على جسده وظواهر جوارحه لا على تميزه ومعتقده۔ (فتح الباری، ج١٠، ص٢٢٧)

یعنی صحیح بخاری میں جادو سے متعلق احادیث پر تفصیلی، علمی اور عقلی گفتگو کے بعد فرماتے ہیں کہ اس بحث سے ظاہر ہوا کہ اس جادو کا اثر جتنا کچھ ہوا وہ صرف رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک اور اعضا تک محدود تھا اور آپ کی عقل، تمیز اور معتقد پر ہر گز نہ تھا۔ یعنی ذات محمد ﷺ پر تھا نبوت محمد ﷺ اس سے بالکل غیر متاثر اور محفوظ رہی۔

نیز فرماتے ہیں کہ جادو کا اثر صرف آپ کی بینائی پر پڑا تھا۔ آپ کی عقل، قلب اور اعتقاد اس سے بالکل غیر متاثر اور محفوظ رہے۔ جیسا کہ یحییٰ بن یعمر اور سعید بن مسیب کی مرسل روایات میں اس کی تصریح موجود ہے۔

عن يحيى بن يعمر عن عائشة سحر النبى ﷺ حتى انكر بصيره وفى مرسل سعيد بن المسيب حتى كاد ينكر بصيره۔ (فتح الباری ج١٠، ص٢٢٧)

کہ جادو سے صرف آپ کی بینائی کچھ متاثر ہوئی تھی۔

٢۔۔۔ قاضی عیاض اس اعتراض کے جواب میں رقم فرماتے:

وقد جاءت روايات هذا الحديث مبينة ان السحر انما تسلط على جسده وظواهر جوارحه لا على عقله وقلبه واعتقاده۔۔۔۔ وكل ما جاء فى الروايات من انه يخيل اليه شيئا ولم يفعله ونحوه فمحمول على التخيل بالبصر ولا يخلل تطرق الى العقل وليس فى ذلك لبسا على الرسالة ولا طعنا لاهل الضلالة۔ (فتح الباری، ج١٠ ص٢٢٧۔ ونیل الاوطار، ج٧، ص١٨٩)

''جادو کی تمام روایات سے یہی واضح ہوتا ہے کہ جادو کا اثر جو کچھ بھی تھا، وہ صرف آپ کے بدن مبارک ظاہر جوارح پر ہی تھا آپ کی عقل، قلب اور اعتقاد بالکل محفوظ رہے۔ تمام روایت میں صرف یہ آتا ہے کہ آپ کسی کام کے متعلق خیال فرماتے کہ کر لیا ہے، مگر نہیں کیا ہوتا تھا (اسی طرح اپنی ازواج کے متعلق خیال فرماتے کہ آپ ان کے پاس گئے ہیں) وغیرہ تو یہ سب بینائی کے متاثر ہونے پر محمول ہے، اس کا اثر آپ کی عقل تک ہر گز پہنچا۔اتنے سے معمولی اثر سے آپ کے منصب رسالت پر کوئی شبہ وارد نہیں ہوتا اور نہ کسی گمراہ ٹولے کے لیے منصب رسالت پر کسی قسم کے طعن کی ادنیٰ سی گنجائش نکلتی ہے۔''

٣۔۔۔ علامہ مازری کا جواب:

وَہٰذَا کُلُّہٗ مَردُودٌ لِاَنَّ الدَّلِیلَ قَد قَامَ عَلَی صِدقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِیمَا یُبَلِّغُہٗ عن الله تعالىٰ وعلى عصمته فى التبليغ والمعجزات شاهدات بتصديقه فتجويز ما قام الدليل على خلافه باطل واما ما يَتَعَلَّقُ بِبَعْضِ أُمُورِ الدُّنيَا الَّتِي لَم يُبعَث لِأَجلِهَا وَلَا كَانَتِ الرِّسَالَةُ مِن أَجلِهَا فَهُوَ فِي ذَلِكَ عُرضَةٌ لِمَا يَعتَرِضُ البَشَرَ كَالأَمرَاضِ فَغَيرُ بَعِيدٍ أَن يُخَيَّلَ إِلَيهِ فِي أَمرٍ مِن أُمُورِ الدُّنيَا مالہ حقیقۃ مع عصمته عن مثل ذالك فى امور الدنيا۔ (فتح الباری، ج١٠، ص٢٢٧)

٤۔۔۔۔۔ شیخ الاسلام ابن قیم جواب دیتے ہیں:

قد انكر هذا طائفة من الناس وقالوا لا يجوز هذا عليه وظنوه تقاصا وعيبا وليس الامر كما زعموا بل هو من جنس ما كان يعتريه من الاسقام والاوجاع وهو مرض من الامراض واصابته به كاصابته بالسم ولا فرق بينهما وقال القاضى عياض والسحر مرض من الامراض وعارض من العلل يجوز عليه كانواع الامراض مما لا ينكر ولا يقدح فى نبوته واما كونه يخيل اليه انه فعل الشىء ولم يفعله فليس هذا ما يدخل عليه داخلة فى شىء من صدقه لقيام الدليل والاجماع على عصمته من هذا وانما هذا فى امر دنياه التى لم يبعث لسببها ولا فضل من اجلها وهو فيها عرضة للافات كسائر

فغیر بعید ان یخیل اللہ من امورھا مالاحقیقۃ لہ ثم یتخلی عنہ کما کان۔ (زادالمعاد، ج۴ص ۱۲۴۔ وروح المعانی، ج ۱۵، ص۲۲۶و۲۲۷)

کچھ لوگ (معتزلہ اور منکرین حدیث منصب نبوت کے حق میں نقص اور عیب سمجھتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے نبی ﷺ پر جادو چل جانے کا انکار کیا ہے۔ مگر ان کا یہ زعم صحیح نہیں کیوں کہ جادو ایک مرض ہے۔ جس طرح آپ کو بحثیت بشر دوسری امراض اور عوارض لاحق ہوتے رہے اسی طرح آپ جادو کی مرض کی لپیٹ میں آگئے تھے۔ یعنی جس طرح آپ پر زہر اثر کر گیا تھا اسی طرح آپ جادو کی زد میں آگئے اور جس طرح بخار اور دوسرے امراض بقول قاضی عیاض منصب نبوت کے منافی نہیں، اسی طرح جادو بھی قادح نہیں۔ رہا آپ کا کسی کام کے لیے یہ فرمانا کہ میں یہ کام کر چکا ہوں مگر نہیں کیا ہوتا تھا تو یہ خیال منصب نبوت میں کسی خلل کا باعث ہر گز نہیں۔ کیونکہ میں آپ کی نبوت اور صداقت نہ صرف ناقابل تردید بکثرت دلائل قائم ہیں بلکہ اس پہلو سے آپ کی عصمت پر اجماع ہو چکا ہے۔ اور یہ چیز ان امور میں سے ہے جو دنیوی امور میں آپ پر واقع ہو سکتے ہیں، کیون کہ آپ ان کی وجہ سے مبعوث نہیں ہوئے اور نہ آپ کا فضل وکمال ان اسباب کا مرہون منت ہے۔ چوں کہ آپ بحثیت بشر دوسرے انسانوں کی طرح آفات کی زد میں ہیں۔ لہٰذا یہ کوئی بعید از عقل بات نہیں کہ آپ کو کوئی ایسا خیال آ جائے جس کی کوئی حقیقت نہ ہو بعد ازاں وہ خیال ختم بھی ہو جائے۔

۵۔۔۔۔ سید احمد محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ جادو کا اثر حقیقی طور پر دنیا میں ہوتا ہے۔ فرقہ معتزلہ اس کا مخالف کیونکہ اس اثر کو خیالی بتاتے ہیں، مگر اہل سنت نے اپنے مذہب کو بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے ثابت کیا ہے۔ (تفسیر احسن التفاسیر، ج ۷، ص ۳۳۳)

۶۔۔۔ حضرت الاستاذ عبدالرشید حفظہ اللہ ارقام فرماتے ہیں: شان نزول کی روایات میں ہے کہ لبید بن اعصم اور بعض یہودی عورتوں نے کچھ منتر پڑھ کر سحر کر دی اتھا۔ اس پر یہ آیات (سورۃ الفلق) نازل ہوئیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیات پڑھ کر اس سحر کو باطل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کا سحر سے جو مادیات ہی کی ایک سفلی قسم ہے، متاثر ہو جانا بالکل ایسے ہی بات ہے جیسے ذات الجنب، ملیریا درد اعصاب سے متاثر ہو جاتا ہے اور نبوت کے منافی ہونے کا کوئی ادنٰی پہلو بھی اس میں نہیں۔ کیونکہ اسباب طبعی سے اہل باطل کا اثر اہل حق پر بھی پڑ سکتا ہے اور ایسی تاثیرات حق وباطل کا معیار ہر گز نہیں بن سکتیں۔ (تفسیر توضیع القرآن، ص ۸۴۸)

نوٹ: تفسیر راقم الحروف کی تصحیح شدہ ہے اور بڑی ہی مفید ہے۔

۷۔۔۔ علامہ شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہیں:

اس سحر کے علاج کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ دو سورتیں الفلق والناس نازل فرمائیں اور ان کی تاثیر سے وہ باذن اللہ زائل ہو گیا۔ واضح رہے کہ یہ واقعہ صحیحین میں موجود ہے۔ جس پر آج تک کسی محدث نے جرح نہیں کی اور اس طرح کی کیفیت منصب رسالت کے قطعاً منافی نہیں۔ جیسے آپ ﷺ کبھی کبھی بیمار ہوتے۔ بعض اوقات غشی طاری ہو گئی۔ یا کئی مرتبہ نماز میں سہو ہو گیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي»

''میں بھی ایک بشر ہی ہوں جیسے کہ تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں میں بھول جاؤں تو یاد دلا دیا کرو۔'' کیا اس غشی کی کیفیت اور سہو ونسیان کو پڑھ کر کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اب وحی پر اور آپ کی دوسری باتوں پر کیسے یقین کریں؟ ممکن ہے ان میں بھی سہو ونسیان اور بھول چوک ہو گئی ہو۔ اگر وہاں سہو ونسیان کے ثبوت سے یہ لازم نہیں آتا کہ وحی الٰہی اور فرائض تبلیغ میں شکوک وشبہات پیدا کرنے لگیں تو اتنی بات سے کہ احیاناً آپ ایک کام کر چکے ہوں اور خیال گزرے کے نہیں کیا۔ کس طرح لازم آیا کہ آپ کی تمام تعلیمات اور فرائض بعثت سے اعتبار اٹھ جائے۔ یاد رکھئے! سہو ونسیان مرض اور غشی وغیرہ عوارض خواص بشریت سے ہیں۔ اگر انبیاء بشر ہیں تو ان خواص کا پایا جانا اس کے رتبہ کو کم نہیں کرتا یہ ضرور ہے کہ جب ایک شخص کی نسبت دلائل قطعیہ اور براہین نیرہ سے ثابت ہو کہ وہ یقیناً اللہ کا سچا رسول ہے تو ماننا پڑے گا کہ اللہ نے س کی عصمت کا تکفل کیا ہے۔ اور وہی

اس کو اپنی وحی کے یاد کرانے، سمجھانے اور پہنچانے کا ذمہ دار ہے۔ ناممکن ہے کہ اس کے فرائض، دعوت و تبلیغ کی انجام دہی میں کوئی طاقت خلل ڈال سکے۔ نفس یا شیطان، مرض ہو یا جادو کوئی چیز ان امور میں رخنہ اندازی نہیں کر سکتی۔ جو مقصد بعثت کے متعلق ہیں۔ کفار جو انبیاء کو محسور کہتے تھے چوں کہ ان کا مطلب نبوت کا ابطال اور یہ ظاہر کرتا تھا کہ جادو کے اثر سے ان کی ہوش ٹھکانے نہیں رہی۔ گویا مسحور کے معنی مجنون کے لیتے تھے اور وحی الٰہی کو جوش جنون قرار دیتے تھے۔ العیاذ باللہ! اس لیے قرآن میں ان کی تکذیب و تردید ضروری ہوئی۔ [مترجم قرآن، ص: ۸۰۹]

۸۔۔۔۔ مولان مودودی صاحب اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ سارا قصہ اس جادو کا۔ اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کے منصب نبوت میں قادح ہو۔ ذاتی حیثیت سے اگر آپ کو زخمی کیا جا سکتا تھا جیسا کہ جنگ احد میں ہوا۔ اگر گھوڑے سے گر کر چوٹ کھا سکتے تھے، جسا کہ جنگ احد میں ہوا۔ اگر گھوڑے سے گر کر چوٹ کھا سکتے تھے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ اگر آپ ﷺ کو بچھو کاٹ سکتا تھا، جیسا کہ کچھ اور احادیث میں وارد ہوا ہے اور ان میں سے کوئی چیز بھی امن و تحفظ (عصمت) کے منافی نہیں ہے جس کا نبی ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا تو آپ ﷺ پر اپنی ذات حیثیت میں جادو کے اثر سے بیمار بھی ہو سکتے تھے۔ نبی پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے۔ یہ بات تو قرآن مجید بھی ثابت ہے۔ سورۂ اعراف میں فرعون کے جادوگروں کے متعلق بیان ہوا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جب وہ آئے تو انھوں نے ہزارہا آدمیوں کے اس پورے مجمع کی نگاہوں پر جادو کر دیا جو وہاں دونوں کا مقابلہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔

سَحَروا أَعيُنَ النّاسِ ۱۱۶ ... سورة الأعراف

اور سورۃ طٰہ میں بھی ہے کہ جو لاٹھیاں اور رسیاں انہوں نے پھینکیں تھیں، ان کے متعلق بیان ہوا کہ عام لوگوں نے ہی نہی بلکہ حضرت موسیٰ نے بھی یہی سمجھا کہ وہ ان کی طرف سانپوں کی طرح دوڑی چلی آ رہی ہیں۔ اور اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام خوف زدہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی خوف نہ کرو تم ہی غالب رہو گے ذرا اپنا عصا پھینکو۔

فَإِذا حِبالُهُم وَعِصِيُّهُم يُخَيَّلُ إِلَيهِ مِن سِحرِهِم أَنَّها تَسعىٰ ۶۶ فَأَوجَسَ فى نَفسِهِ خيفَةً موسىٰ ۶۷ قُلنا لا تَخَف إِنَّكَ أَنتَ الأَعلىٰ ۶۸ وَأَلقِ ما فى يَمينِكَ ...۶۹ ... سورة طه

''یکایک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسی کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور موسیٰ اپنے دل میں ڈر گئے۔ ہم نے کہا مت ڈرو، تو ہی غالب رہے گا۔ پھینک جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے ابھی ان کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگلنے لگ جاتا ہے۔''

رہا یہ اعتراج کہ یہ تو کفار مکہ کے اس الزام کی تصدیق ہو گئی کہ نبی ﷺ کو سحر زدہ آدمی کہتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کفار آپ کو سحر زدہ آدمی اس معنی میں نہیں کہتے تھے کہ آپ کسی جادوگر کے اثر سے بیمار ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس معنی میں کہتے تھے کہ کس جادوگر نے معاذ اللہ آپ کو پاگل کر دیا ہے۔ اور اسی پاگل پن میں آپ نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے ہیں اور جنت و دوزخ کے افسانے سنا رہے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ اعتراض ایسے معامہ پر سرے سے چسپاں ہی نہیں ہوتا جس کے متعلق تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ جادو کا اثر صرف ذاتِ محمد ﷺ پر تھا، نبوت محمد ﷺ اس سے بالکل غیر متاثر رہی۔ تفہیم القرآن پیر کرم شاہ صاحب معترضین کے جواب میں فرماتے ہیں۔

ان کے اعتراضات اور شکوک کے بارے میں اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی دو حیثیتیں تھیں۔ ایک حیثیت نبوت اور دوسری حیثیت بشریت۔ عوارض بشری کا ورود ذات اقدس پر ہوتا رہتا تھا۔ بخار، درد، چوٹ کا لگنا، دندانِ مبارک کا شہید ہونا، طائف میں پنڈلیوں کا لہولہان ہوتا اور احد میں جبین سعادت کا زخمی ہونا۔ یہ سب واقعات تاریخ کے صفحات کی زینت ہیں۔ یہ لوگ (معترضین) بھی ان سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتے اور ان عوارض سے حضور کی شانِ رسالت کا کوئی پہلو اس سے متاثر نہ تھا۔ اگر ایسا ہوتا کہ اس جادو سے حضور کوئی آیت بھول جاتے یا الفاظ میں تقدیم و تاخیر کر دیتے یا قرآن میں اپنی طرف سے کوئی جملہ بڑھا دیتے یا ارکان نماز میں ردوبدل ہو جاتا تو اسلام کے بدخواہ اتنا شور و غل مچاتے کے الامان والحفیظ۔

بطلان رسالت کےلیے یہی مہلک ہتھیار کافی تھا۔ انہیں دعوت اسلامی کوناکام کرنے کےلیے مزید کسی ہتھیار کی ضرورت نہ رہتی۔ لیکن اس قسم کا کوئی واقعہ کسی حدیث اورتاریخ کی کتاب میں موجود نہیں۔ دشمنانِ اسلام نے آج تک جتنی کتابیں پیغمبر اسلام ﷺ کے بارہ میں لکھی ہیں ان میں بھی اس قسم کا کوئی واقعہ درج نہیں۔ (ضیاء القرآن،۵ص۲۵۷)

خلاصۂ کلام :

ائمہ لغت قرآنِ مجید، احادیث صحیحہ، فقہائے مذاہب، ائمہ محدثین اورجمہور علمائے اسلام کی تصریحات کے مطابق جادوایک ٹھوس حقیقت ہے اوردیگر امراض واوجاع کی طرح ایک مرض مگر بذاتِ خود مؤثر نہیں، بلکہ مشیت الٰہی کے ساتھ مشروط ہے۔ اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی دو حیثیتیں تھیں۔ ایک حیثیت بشریت اوردوسری حیثیت نبوت۔ عوارض بشری بخاروغیرہ کا ورود ذاتِ اقدس ﷺ پر ہوتا رہتا تھا۔ منکرین جادو بھی ذاتِ اقدس پر عوارض بشری کے ورود کے قائل ہیں۔ اوران عوارض سے رسول اللہ ﷺ کی شانِ رسالت اورحیثیت نبوت پر قطعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہاں بھی جادو کا اثر رسول اللہ ﷺ کی جسمانی صحت تک محدودرہا۔ آپ کی عقل، قلب اور اعتقادوغیرہ رسالت کا کوئی پہلواس سے متاثر نہ تھا۔ بالفاظ دیگراس جادو کا اثر ذاتِ محمد ﷺ پر تھا۔ نبوت محمد ﷺ اس سے بالکل غیر متاثر رہی، یعنی آپ کی عقل، تمیز، قلب اور اعتقاد بالکل محفوظ رہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ]

ج1ص259

محدث فتویٰ